OPEN ACCESS
Journal of Semitic Religions
ISSN (Print): 2958-7514
ISSN (Online): 2958-7522
https://jsrpk.com/index.php/Journal

شاہ ولی اللہ کے علوم پنجگانہ کا اطلاقی مطالعہ، تفسیر معارف القرآن کی تناظر میں

An applied study of Shah Waliullah's al-Dahlawi's Five Islamic sciences, in the context of Tafsir Ma'arif al-Qur'an

Mrs. Sabiha Nawab
M.phil, Islamic Studies, Kohat University of Sciences and Technology.

Abstract

Ignorance was widespread in the subcontinent in the 18th century AD. The people had forgotten the teachings of Islam. Discrimination was prevalent and political power had declined. Due to the religious, moral, and political decline among Muslims, foreigners had turned their eyes on them. The darkness of time was waiting for the reformer to awaken this sleeping nation. Take steps to improve their condition. Allah chose Shah Waliullah's al-Dahlawi for the religious and academic guidance of Muslims. The Shah Waliullah's al-Dahlawi chose the pen to end this decline and march on the road of progress. He not only pointed out the decline of Muslims but also described their remedy. His subjects were Quran and Sunnah, principles of jurisprudence, jurisprudence, economics, sociology, philosophy, Sufism, etc. Shah Waliullah's al-Dahlawi Quranic thoughts are unique, "separate", "comprehensive" and "comprehensive" from other principles. His work "Al-Fauzul-kabeer fi usool al-Tafseer" is a good example of this attribute. His specialty is to combine the Quranic sciences into five sciences. Shah Sahib divided the comprehensive teachings of the Holy Quran into five topics and performed a great service. One gets to know about the Five Islamic sciences of Shah Waliullah's al-Dahlawi. He made the texts of the Qur'an understandable by dividing them into specific topics.

This article is brief description of Shah Waliullah's al-Dahlawi and Mufti Muhammad Shafi services regarding Quran. This frame is on elaboration of Surah Al Baqarah (Maarif ul- Quran) is explained in the light of Quranic Science (al-fauzul Kabeer).

Keywords: Shah Waliullah's al-Dahlawi, Five Islamic sciences, Tafsir Ma'arif al-Qur'an, al-fauzul-Kabeer

CC BY

علوم پنجگانہ کا تعارف

شاہ ولی اللہ نے قرآنی علوم کو پانچ علوم میں منقسم کیا۔
علم الاحکام'علم المناظرہ'علم التذکیر بالاءاللہ ' علم التذکیر بایام اللہ اور علم التذکیر بالموت ومابعدالموت ۔

علم الاحکام

علم الاحکام میں عبادات، انفرادی واجتماعی معاملات سب امور شامل ہیں۔ عبادات میں فرض'واجب'مستحب'مباح' مکروہ اور حرام آتے ہیں۔ قرآن حکیم میں مذکور احکام کی بجاآوری کا حکم دیا گیا انھیں امر کہتے ہیں۔ انھی کی ادائیگی میں نوع انسانی کی فلاح کا راز مضمر ہے۔ امر عبادات اور معاملات سے متعلق ہیں۔ عبادات میں نماز'روزہ'زکوۃ'حج اور جہاد شامل ہیں۔ نجی معاملات عائلی'معاشرتی'معاشی' سیاسی اور عالمگیر نوعیت تک ہو سکتے ہیں۔ انسان کے لیے مضر امور کو نہی سے موسوم کیا گیا۔ نواہی سے مراد جھوٹ' دھوکہ'شرک'سود' قتل ہیں۔

ان آیات کریمہ کی شرح فقہائے کرام اور مجتہدین کا کام ہے۔ اللہ عزوجل نے جس حکم کو نوع انسانی کے لیے لازم سمجھا اسے بیان فرمایا خواہ مقدم ہو یا موخر۔ اس علم کا بنیادی اصول ملت ابراہیمی کے شعائر کی بقا ہے۔ حضرت محمد ﷺ عربی تھے، ملت ابراہیمی پر مبعوث ہوئے اسی لیے عرب رسوم ورواج سے ہی شریعت محمدی کا مواد لیا گیا۔ قبل از بعثت محمدی اصل دین ابراہیم کی تمام عبادات میں فتور پیدا ہو چکا تھا؛ تساہل رواج پا چکا تھا؛ تحریف جہالت کے باعث پنجے گاڑھ چکی تھی۔ اجتماعی امور کے ساتھ خانگی امور متاثر ہو چکے تھے۔ قرآن حکیم نے اصول وضوابط مقرر فرما کر ان کی حد بندی کی تاکہ تعلیمات الٰہیہ رواج پا سکیں۔

علم المخاصمہ

علم المخاصمہ کو علم المناظرہ بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں چار گروہوں مشرکین' منافقین'یہود اور نصاری سے دو انداز میں مناظرہ کیا گیا۔ پہلے انداز میں ان کے باطل عقائد کا تذکرہ کیا گیا اور دوسرے انداز میں ان کے شبہات بیان کر کے ان کا رد کیا گیا۔

ان گروہوں سے مباحثہ اس انداز میں ہوا ہے کہ صرف ان سے مخصوص نہیں بلکہ انداز عمومی ہے کہ صرف مخاطب وہی نہیں بلکہ جن میں یہ اوصاف ہوں وہ بھی اس میں شامل ہیں چاہے ان کا تعلق کسی بھی وقت اور عقیدے سے ہو۔ یوں کلیات بیان کیے نہ کہ حکایات کا۔ مشرکین کی اصلیت بیان ہوئی جو خود کو دین ابراہیمی کے پیروکار کہتے ہیں مگر اصل تعلیمات سے ان کا واسطہ نہیں۔ یہ ان کی تعلیمات سے کوسوں دور ہیں۔ تشبیہ و تحریف اور انکار معاد ان کا شیوہ ہے۔ یہود خود کو اللہ کی لاڈلی قوم تصور کرتے ہیں۔ تحریف و کتمان کے مرتکب ہوئے۔ افتراء اندازی میں طاق ہیں۔ نصاری نے توحید کی بجائے تثلیث کو اپنایا۔ حضرت عیسی کو خدائی کے درجہ تک فائز کیا؛ ان کے مصلوب ہونے کو اپنے لیے نجات کی سند قرار دیتے ہیں؛ آدم اور بنی آدم کے گناہوں کے کفارے کے ساتھ ان کے گناہ بھی

معاف کروادیے۔ منافقین کے دو گروہ ہیں۔ اول عملی منافق جو دل سے اسلام کی حقانیت کے قائل ہیں مگر عمل سے گریزاں ہیں۔ دوم قلبی منافق ہیں جو ظاہراً اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے در حقیقت کفر پر ڈٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے آگاہ ہیں؛ مومنین کو ان سے آگاہ کیا تاکہ امت ان کے شر سے محفوظ رہے۔

علم تذکیر بالاء اللہ

اس ضمن میں ذہن انسانی کی سطح کے پیش نظر صفات ربانی کا سہل انداز میں بیان ہے تاکہ عظمت الٰہی قلب انسانی میں ممکنہ حد تک سما سکے۔ انعامات ربانی کا منشاء سہولت آدم اور اولاد آدم کو راہ راست پر لانا ہے، یہی راہ نجات ہے۔ اس علم کے لیے مفسر کا علم طبیعیات میں ماہر ہونا لازم ہے؛ اسی صورت میں علم تذکیر بالاء اللہ سے اصل حظ اٹھانا ممکن ہے۔ تخلیق ارض و سماوات 'بارش 'پانی 'پھول پھل 'چرند پرند اور نباتات جمادات تمام انعامات خداوندی کا بیان ہے۔ ہر انسان کی فطرت میں موجود ذات الٰہی کا اجمالی ذکر اس علم میں شامل ہے۔ اس ضمن میں طویل بحث سے اغماض برتا گیا۔

علم تذکیر بایام اللہ

قرآن حکیم میں دو طرح کے تاریخی واقعات کا بیان ہے۔ گمراہ اقوام کے قصص کہ کیسے اقوام سابق اپنی بداعمالیوں کے نتیجے میں عتاب الٰہی کا شکار ہوئیں جیسے قوم عاد، قوم ثمود، قوم نوح اور قوم لوط۔ اسی طرح نیک افراد و اقوام کے قصص تاکہ لوگ انھیں پڑھ کر اپنے نیک اعمال پر ثابت قدم رہیں جیسے انبیائے کرام اور ان کے پیروکار دین حق کی راہ میں در پیش رکاوٹیں اور مصائب ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ لا سکے۔ جیسے ذوالقرنین 'لقمان 'عزیز مصر 'طالوت 'مریم 'زکریا 'یحیٰ 'ایوب 'یعقوب 'یوسف 'اور ایسی بہت سی ہستیاں۔ حضرت یونس کی قوم کی توبہ کی قبولیت یوں ان قصص کا بیان عبرت و نصیحت کے ساتھ استقلال پر دوام بخشتا ہے؛ آگاہی مہیا کرتا ہے۔ اس علم سے کماحقہ استفادہ علم تاریخ اور فلسفے کا ماہر مؤرخ کر سکتا ہے۔ قرآنی آیات پر غور و خوض مسلمان کو مؤرخ و ماہر فلسفی بنانے کا ذریعہ ہیں۔

علم تذکیر بالموت و مابعد الموت

اس علم میں موت کا بیان، کیفیت موت، حالت نزع، حشر کا بیان، اعمال نامہ کا تذکرہ، میزان، اعراف، جنت و جہنم، انعامات جنت، دیدارِ الٰہی، عذاب جہنم اور متعلقہ اصطلاحات کا بیان ہے۔ آثار قیامت تمام الہامی مذاہب اور بعض غیر الہامی مذاہب موت پر زندگی کا خاتمہ نہیں سمجھتے بلکہ دائمی زندگی موت کے اختتام پر شروع ہوتی ہے۔ وہی زندگی لافانی اور ابدی ہے۔ ایک مومن کا منتہائے نظر اخروی زندگی ہوتی ہے۔ اس کی تمام مساعی خالق حقیقی کی رضا اور خاتم النبیین کی اطاعت کے ساتھ اس زندگی کی تیاری اور سرخروئی کے لیے ہوتی ہے۔ وہ اس جہان فانی کے مصائب پر خاطر خواہ توجہ نہیں دیتے۔ اس کی حقیقت سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اس جہان فانی میں رہ کر اس جہان ابدی

کی تیاری میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ مدنی سورت ہے کیونکہ بعد از ہجرت، مدینہ منورہ میں اس کا نزول پہلے ہوا۔ یہ مدنی سورتوں میں سے اول نمبر پر ہے۔ ترتیب توقیفی کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہے۔ اس سورت کی آیات لمبی ہیں یہ مکی سورتوں کے مقابلے میں طویل تر ہے۔ اس سورہ کی آیت نمبر دوصد بیاسی قرآن حکیم کی طویل ترین آیت ہے۔ سورہ البقرہ کے ابتدائی نصف میں منکرین کا بیان ہے یوں حقانیت قرآن کا ثبوت اور ساتھ ہی قرآن حکیم کے پیروکاروں اور منکرین کا بیان ہے۔ توحید اور رسالت کا ثبوت ہے۔ حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر کیے گئے انعامات کا بیان ہے، صفاومروہ کی فضیلت پر اس کا اختتام کیا گیا۔ باقی کی نصف سورت میں مسلمانوں کو اصولوں کی تعلیمات دی گئی ہیں۔ اگلی آیات میں "بر" کی تفصیلات جیسے قصاص، وصیت، روزہ ومسائل روزہ، اعتکاف، حرام مال سے اجتناب، حج، جہاد، انفاق فی سبیل اللہ، معاملات بیع، شرائط شہادت اور رحمت کے وعدے پر خاتمہ کیا گیا ہے۔ اس سورہ مبارکہ کی آخری دو آیات معراج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔ آپ ﷺ کے آخری دور میں حرمت سود کے حوالے سے آیات نازل ہوئیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آیت وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ[1]" نازل ہوئی۔

علم التذکیر بالاء اللہ کا تفسیر معارف القرآن پر اطلاق

قرآن حکیم کا طرزِ تخاطب ایسا ہے کہ وہ اشیاء کی کیفیت بیان کرتا ہے تاکہ ہر ذہنی سطح کے لوگ اسے سمجھ سکیں۔

﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾[2].

اس آیتِ مبارکہ میں آفاقی نعمتوں کا تذکرہ اور توحید کا اثبات بیان کیا گیا ہے۔ جیسے زمین کو ایسا بنایا کہ نوع انسانی اس سے مستفید ہو سکے۔ آسمان کو بنایا پھل اور پانی ایسی نعمتیں ہیں جو محض عطیہ خداوندی ہیں۔ ان میں انسان کا ذرہ برابر عمل دخل نہیں اور منفعت کثیر ہے۔ اگرچہ انسان کاشتکاری میں بیج بوتا ہے، نگہداشت کرتا ہے مگر سازگار موسمی حالات، بیج تا پھل کے مراحل اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ممکن ہے۔

﴿أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ﴾[3]

ان ساری حکایات کا نچوڑ مفتی صاحب نے ان الفاظ میں بیان فرمایا

"یہ سلسلہ اسباب درحقیقت ایک پردہ ہے جس کے پیچھے دست قدرت کار فرما ہے"[4]

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾[5]

آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل کی نعمت عامہ کا تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے ساتھ سات آسمان تخلیق فرمائے اور اس کے ساتھ اس کائنات کی ہر شے سے انسان بالواسطہ یا بلاواسطہ مستفید ہوتا ہے۔ بعض مضر اشیاء میں بھی

در حقیقت اس کا فائدہ ہی ہے۔

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں

کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں[6]

﴿بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ﴾[7]

﴿وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ---- لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾[8]

جب مشرکین عرب نے سنا "اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ[9]" تو حیران ہوئے کہ تمام جہانوں کا کوئی ایک معبود بھی ممکن ہے اگر ایسا ہے تو کوئی دلیل بھی ہو اس پر جواب دیا گیا کہ سب لوگوں کے معبود ہونے کا حق دار معبود برحق ہے وہی تو لائق بندگی ہے۔ وہی تو رحمٰن اور رحیم ہونے میں کامل ہے کیونکہ جب تک صفات کامل نہ ہوں تب تک ان صفات سے لطف اندوز نہیں ہوا جا سکتا تو لازم ٹھہرا کہ وہ معبود ہونے میں بھی درجہ کمال تک پہنچا ہوا ہو۔ آسمانوں کی تخلیق زمین کا وجود دن اور رات کا تسلسل سمندروں میں سفر کرتے ہوئے بحری جہاز جن میں لوگوں کے لیے منفعت ہے۔ آسمان سے برستی بارش اور پانی جو زمین کو تازگی کے ساتھ زندگی سے بھی نوازتا ہے۔ جس سے نباتات پھوٹتی ہیں اور وہ نباتات پھر حیوانات کو زندگی بخشنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ یوں حیوانات زمین پر پھلتے پھولتے ہیں اور نباتات و حیوانات انسانوں کو فیض پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور یہ ہی تو دنیا میں چلتی ہواؤں کے گرم سرد ہونے کا تعین کرتے ہیں اور یہ گرم و سرد ہونا ہی انسانوں کو موسموں کے تغیر سے محظوظ کراتا ہے۔ یہ ہوائیں ہی تو جو بادلوں کو آسمانوں اور زمین میں معلق رکھتی ہیں۔

﴿وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ﴾[10]

﴿إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ﴾[11]

درج بالا تمام عجائبات و کرشمات سلسلہ وار ہونے کے ساتھ مسلسل انعامات الٰہی کی خوبصورت تصویر کشی کرتے ہوئے عقل سلیم کے حامل افراد کے لیے بے پناہ دلائل لیے ہوئے ہیں۔

﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾[12]

اس آیت مبارکہ میں دس مختصر جملوں سے ذات الٰہی، صفات الٰہی اور توحید کا کامل بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعے اور مشاہدے کے بعد ہر ذی عقل اللہ تعالیٰ کی شان کا معترف بن جائے۔ آغاز میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام اور پھر اس کے صفاتی ناموں کا بیان ہے۔ یہ اسم اعظم بھی ہیں۔ قیوم کی صفت صرف اللہ کے لیے ہی مخصوص ہے۔ اللہعز و جل کے علاوہ اور کوئی لائق عبادت ہی نہیں وہ سارے عالم کو سنبھالنے والے ہیں۔ اونگھ اور نیند سے پاک۔ آسمان اور زمین کی موجودات سب اللہ کی مملوک ہیں۔ کوئی ایسا فرد نہیں جو اللہ کے حضور کسی کی سفارش کرے مگر اس کی اجازت

سے تمام موجود اور غیر موجود سب اللہؐ کے احاطہ علم میں ہیں۔ وہ جس کو جس قدر چاہیں علم سے آگاہی فراہم کریں۔ اس کی کرسی کی وسعت میں سات آسمان اور زمینیں سما جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں تمام مخلوقات؛ آسمان و زمین، ان کے مابین موجود سب کی حفاظت گراں نہیں گزرتی کیونکہ وہ ذات باری اعلی عظمتوں کی حامل ہے۔

خرد دیکھے اگر دل کی نگاہ سے
جہاں روشن ہے نور 'لا الہ' سے
فقط اک گردش شام و سحر ہے
اگر دیکھیں فروغ مہر و ماہ سے 13

علم التذکیر بالموت کا تفسیر معارف القرآن پر اطلاق

﴿فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾14

آیت مبارکہ کے مخاطب منکرین ہیں کہ حق کا انکار کر کے وہ اپنے لیے جہنم کا انتخاب کر رہے ہیں۔

﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾15

یہاں جنت کی نعمتوں کا بیان ہے کہ وہ اپنی کامل حالت میں ملیں گی اور حصول جنت کے لیے اعمال صالحہ ناگزیر ہیں۔

﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾16

انسانی ذات پر کیے گئے انعامات کا تذکرہ ہے کہ کیسے اللہ تعالی نے اسے زندگی بخشی جیسے پہلی مرتبہ زندہ کیا ایسے ہی موت کے بعد دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف زندگی بخشتے ہیں بلکہ زندگی میں نعمتیں بھی عطا کرتے ہیں۔ نیکوکاروں کے لیے تو موت بھی نعمت ہے کیونکہ موت ہی سے درحقیقت ابدی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾17

ہدایت سے منہ موڑنے والوں کا انجام بیان کیا ہے۔ یہ لوگ دوزخ میں ہی رہیں گے۔

﴿الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾18

جسمانی عبادات اور دنیاوی مصائب پر صبر اگرچہ مشکل ہے مگر وہ لوگ جنہیں اپنے خالق حقیقی سے ملنے کا یقین ہو وہ نیک اعمال میں رغبت محسوس کرتے ہیں۔

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ﴾19

روز قیامت کا بیان ہے کہ اس دن نہ کوئی سفارش اور نہ ہی طرف داری کام آئے گی کوئی سودے بازی اس دن کار گر ثابت نہ ہو گی۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾20

یہود اور دیگر کی شر انگیزیوں کے باعث اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوں ان کی اس حالت پر بھی ایک ضابطہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بھی اللہ عزوجل پر ایمان رکھے خواہ مسلمان، یہود، نصاریٰ اور صائبین میں سے اس کا اجر رب کے ہاں ہے۔ وہ لوگ مغموم نہ ہوں۔ ان کے قبول اسلام کے بعد ان کے ماضی کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

﴿بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾21

کفر کے باعث اعمال اعمال صالحہ مقبول نہیں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں ان پر قصداً ایمان نہ لانے والوں کی سزا ابدی جہنم ہے۔

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾22

اہل ایمان کا ایمان اور اس کے بعد کیے گئے نیک اعمال انھیں ہمیشہ کے لیے بہشت میں لے جائیں گے۔

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ﴾23

احکام الٰہی کی مخالفت کر کے دنیاوی مزے لوٹنے والوں کے انجام کا تذکرہ ہے کہ ان کی سزا میں تخفیف نہیں کی جائے گی نہ ہی عزیز یا وکیل ان کی حمایت کر پائے گا۔

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ۔۔۔۔۔۔وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾24

اللہ تعالیٰ کے وہ بندے جو حق کے راستے میں مارے جائیں ان کی فضیلت عام مرنے والوں پر بہت ہے حتی کہ انھیں مردہ بھی نہیں کہنا چاہیے کیونکہ وہ امتیازی حیثیت کے ساتھ زندہ ہیں البتہ لوگ ان کی اس زندگی کو سمجھ نہیں سکتے۔ اللہ تعالی اطاعت و رضا میں جو کہ در حقیقت ایمان کی کسوٹی ہے پر اپنے پیروکاروں کو جانچیں گے جیسے ڈر سے، مخالفین سے، حادثات سے، قلت خوراک، قلت مال، ثمرات کے نہ ہونے سے، جانوروں کی موت سے، عزیز و اقارب کی عارضی و دائمی جدائی، فصول کی تباہی سے پس ایک بندہ مومن کا شیوہ ان جاں گسل حالات میں صبر ہی ہونا چاہیے۔

ان کڑی کسوٹیوں پر پورا اترنے والے جن کے پائے استقلال میں لغزش تک نہ آئے وہی صابرین کہلاتے ہیں؛ کیونکہ جب کوئی کٹھن مرحلہ آتا ہے تو ان کی زبان سے جاری ہوتا ہے ہم اور ہمارا مال و متاع در حقیقت اللہ کی مملوک ہیں وہ ہم پر پورا حق رکھتا ہے سو جو چاہے کرے وہ مقتدر اعلیٰ ہے۔ انعام کے طور پر صابرین کو وہ سب ملے گا جس کا ان سے عہد ہے۔ سب کو خاص انعام و اکرام سے نوازا جائے گا رحمتوں کا عموم بھی سب پر ہی ہو گا حق اسے

ملے گا جو حق مانے گا نیز حق ادا کرے گا۔ دنیا اور اس کی آزمائشیں عارضی اصل زندگی تو آخرت ہے۔ یہاں کی زندگی کا اجر وہاں ضرور ملے گا۔

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ۔۔۔۔۔۔لَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ﴾25

یہاں کفر پر مرنے والوں کا بیان ہے وہ جو اسلام کے علاوہ کسی دین پر مرتے ہیں ان پر اللہ عزوجل کی، ملائکہ کی، عوام الناس کی اور تمام مخلوقات کی جانب سے لعنت برسے گی اور ہمیشہ ہی برستی رہے گی۔ حضرت محمد ﷺ نے جن کفار پر لعنت فرمائی تھی آپ ﷺ کو منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا کہ ان کا خاتمہ کفر پر ہو گا۔ حالت عموم میں کسی پر لعنت جائز نہیں یہاں تک کہ شرک پر خاتمے کا یقین نہ ہو۔ ان ملعونوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے۔ یوں وہ رب تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو گئے۔ لوگوں پر سے کبھی جہنم کا عذاب ہلکا نہ ہو گا انھیں ذرا سی بھی مہلت نہیں ملے گی کیونکہ مہلت تو گنجائش کی صورت میں ملتی ہے۔ کفر پر مرنے والوں کی ہٹ دھرمی انھیں آخرت کے ہمیشہ کے عذاب سے دوچار کرے گی۔

﴿اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِیۡنَ۔۔۔۔۔۔۔بِخٰرِجِیۡنَ مِنَ النَّارِ﴾26

آخرت کے عذاب کی سختیوں سے آگاہی اس وقت ہو گی جب مشرکین کے دنیاوی آقا ان کے عوام الناس سے الگ ہو جائیں گے اور بلا امتیاز تمام عذاب سے دوچار ہوں گے۔ ان کی دنیاوی برتری کا خاتمہ ہو جائے گا بوقت جرم سب یکساں تھے اور فیصلے کے وقت سب الگ ہو جانے کے متمنی ہوں گے۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کو جھٹلائیں گے اور جھنجلاہٹ میں دنیاوی زندگی کی دوسری بار تمنا کریں گے تاکہ ان سے بدلہ لے سکیں جو اب ان سے اکتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے افعال کی ہی جزا دیں گے اور تمام گناہگار دوزخ میں ہمیشہ کے لیے جائیں گے۔

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ۔۔۔۔۔شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ﴾27

علمائے یہود اپنی عوام سے رشوت کے عوض ان کے من چاہے فتویٰ دیتے یوں تحریف کے مرتکب ٹھہرے امت محمدیہ کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ احکامات الٰہی کی بجا آوری میں رکاوٹ بننے والی نفسانی خواہشات سے دوری اختیار کریں۔ وہ لوگ جو احکامات الٰہی کو چھپاتے ہیں اور بدلے میں دنیاوی معاوضہ وصول کرکے ہیں درحقیقت آگ سمیٹتے ہیں۔ روز قیامت اللہ عزوجل نہ ان پر لطف فرمائیں گے اور اور نہ تزکیہ۔ انھیں دنیا میں ہدایت کے بدلے گمراہی کے انتخاب پر سزا ملے گی۔ ان کی ہمت دوزخ کی تیاریاں کر رہے ہیں ضرور وہ سزا کے مستحق ہیں۔

﴿زُیِّنَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا وَیَسۡخَرُوۡنَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا فَوۡقَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ﴾28

حق کی مخالفت کرنے والے دنیاوی محبت میں مبتلا ہوتے ہیں اسی کے زیر اثر دین کے پیروکاروں کو حقیر جانتے ہیں کیونکہ وہ جب دنیا پر غلبہ پا لیتے ہیں تو پھر انھیں دین کی حاجت نہیں رہتی وہ بعض اوقات دنیاوی مقاصد کے پیش نظر

دین کو ہی ترک کر دیتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے رؤساء اور بعض مفلوک الحال مسلمانوں کا مذاق اڑاتے۔ در حقیقت یہ مفلوک الحال مومنین روز قیامت ان کفار سے اعلیٰ حالت میں ہوں گے۔ مومنین جنت اور منکرین جہنم میں ہوں گے۔ اپنی معاشی حالت پر غرور مناسب نہیں دنیاوی آسائشیں اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہیں۔ دنیاوی متاع قسمت پر منحصر ہے نہ کہ قبولیت اعمال پر رزق کی فراوانی سے اللہ تعالیٰ کے قرب کا اندازہ نادانی ہے۔ دنیا میں مومنین کا تمسخر اڑانے والے روز قیامت آگ کا مزہ چکھیں گے۔

﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ﴾29

مومنین کو صبر کی تلقین کی گئی ہے کہ یہی انبیاء کرام کا شیوہ رہا ہے۔ حصول جنت کے لیے مشقتیں ناگزیر ہیں۔ ما قبل مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے عوام تو کجا انبیائے کرام پر ظلم کی انتہا کر دی گئی بے قراری میں وہ رب سے بولے کہ انھیں نصرت الٰہی کب حاصل ہو گی۔ اللہ کی مدد تو قریب ہے۔ بے بسی میں اللہ تعالیٰ کو پکارنا انبیائے کرام کا شعار رہا ہے۔

﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ﴾30

کسی شخص کو پسند نہیں کہ اس کا واحد ذریعہ معاش انگور اور کھجور کے باغات جن میں نہریں رواں ہوں اور وہ ان کی ہریالی کا باعث ہوں۔ جب وہ شخص بڑھاپے کی محتاجی کو پہنچے اور اس کے عیال میں کمانے کی سکت نہ ہو اور نہ اسے ان سے کمائی کی توقع ہو۔ اس پر مستزاد وہ باغ جل کر خاکستر ہو جائے۔ کوئی بھی یہ سوچ نہیں رکھتا۔ بعینہ صدقہ اور اعمال صالحہ جو روز قیامت ذریعہ نجات ہیں ان کی بابت علم ہو کہ وہ غریب کی ایذا رسانی اور احسان جتانے کے باعث باطل ہو چکے ہیں۔ وہ وقت حسرت بھرا ہو گا۔ اس مثال کا مقصد غور و فکر کے موافق عمل ہے۔ روز قیامت نیت واخلاص کے مطابق اجر کا تعین کیا جائے گا۔

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾31

مومنین کو آگاہ کیا گیا اللہ کے حضور پیش کیے جانے والے دن کا خوف رکھو کیونکہ اس روز ہر فرد اپنے کیے گئے اعمال کی پوری جزا پائے گا۔ اس دن کسی جان پر ظلم نہیں ہو گا سو اپنے اعمال درست رکھو اور احکامات الٰہی کی خلاف ورزی سے بچو۔

حوالہ جات

[1] القرآن:2/281

[2] القرآن:2/22

[3] القرآن:56/63-64

[4] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، ص:138

[5] القرآن:2/29

[6] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیات اقبال، ص:32

[7] القرآن:2/117

[8] القرآن:2/163-164

[9] القرآن:2/163

[10] القرآن:23/18

[11] القرآن:42/33

[12] القرآن:2/255

[13] ڈاکٹر محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، ص:295

[14] القرآن:2/24

[15] القرآن:2/25

[16] القرآن:2/28

[17] القرآن:2/39

[18] القرآن:2/46

[19] القرآن:2/48

[20] القرآن:2/62

[21] القرآن:2/81

[22] القرآن:2/82

[23] القرآن:2/86

[24] القرآن:2/154-157

[26] القرآن:2/166-167

[27] القرآن:2/174-176

[28] القرآن:2/212

[29] القرآن:2/214

[30] القرآن:2/266

[31] القرآن:2/281